137791-خاوند نماز فجر كے ليے بيدار نہيں ہوتا كيا بيوى جماع سے رک جائے

سوال

ميں ايک ايسے شخص سے شادى شدہ ہوں جو الحمد للہ دين كا التزام كرنے والا ہے، اور اس ميں بہت خير ہے، ليكن مشكل يہ ہے كہ اس كى نيند بہت گہرى ہے، وہ نماز فجر كے ليے آسانى سے بيدار نہيں ہوتا.

اور غالبا جب وہ جنابت كى حالت ميں ہو تو بيدار نہيں ہوتا، كيا مجھ پر كوئى گناہ تو نہيں ہے ؟

ميں يقينى طور پر جانتى ہوں كہ ميں جتنى بھى كوشش كر لوں وہ نماز كے ليے بيدار نہيں ہوتا، اور خاص كر جب سفر سے آيا ہو يا تھكا ہوا ہو، اور كيا نماز كے ليے ميں ہم بسترى سے رک سكتى ہوں ؟

پسندیدہ جواب

جب مرد اپنى بيوى كو ہم بسترى كى دعوت دے تو اسے خاوند كى اطاعت كرنا فرض ہے، كيونكہ بخارى اور مسلم نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

" جب آدمى اپنى بيوى كو اپنے بستر پر بلائے تو وہ انكار كر دے اور خاوند ناراض ہو كر رات بسر كرے تو صبح ہونے تک فرشتے عورت پر لعنت كرتے رہتے ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (3237) صحيح مسلم حديث نمبر (1436).

شيخ الاسلام رحمہ اللہ كہتے ہيں :

" جب خاوند ہم بسترى كے ليے بلائے تو بيوى كو اس كى اطاعت كرنى چاہيے، كيونكہ يہ فرض اور واجب ہے . . .

جب وہ خاوند كى اطاعت سے انكار كرتے ہوئے ہم بسترى نہيں كرتى تو وہ نافرمان اور بد دماغ كہلائيگى، جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے :

.{اور جن عورتوں كى نافرمانى اور بددماغى كا تمہيں ڈر ہو انہيں نصيحت كرو، اور انہيں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہيں مار كى سزا دو، پھر اگر وہ تابعدارى كريں تو ان پر كوئى راستہ تلاش نہ كرو}. النساء (34) انتہى

ديكھيں : الفتاوى الكبرى (3 / 145 - 146).

اور اگر اس كے بعد خاوند سو جائے تو بيوى كو چاہيے كہ وہ اسے نماز فجر كے ليے بيدار كرے، اور اگر وہ بيدار نہيں ہوتا اور اس ميں كوتاہى كرتا ہے تو اس كا گناہ خاوند كو ہو گا، بيوى كو كوئى گناہ نہيں.

اس لیے بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے اوپر جو حق واجب ہے اس کی ادائیگی کرے، خاوند اپنی نماز کا خود ذمہ دار ہے، اور اگر وہ اس میں کوتاہی کرتا ہے تو یہ اس کی کوتاہی شمار ہوگی بیوی کی نہیں.

فقہاء کرام نے اس مسئلہ کے برعکس مسئلہ کا حکم بیان کیا ہے جو یہاں مفید ہے:

رملی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر خاوند کو علم ہو جائے کہ جب وہ بیوی سے رات کو ہم بستری کریگا تو وہ فجر کی نماز کے لیے غسل نہیں کریگی بلکہ نماز فوت ہو جائیگی، ابن عبد السلام کہتے ہیں: اس پر بیوی سے ہم بستری حرام نہیں ہوگی، بلکہ وہ اسے نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دے گا.

اور فتاوی الاحنف میں بھی ایسے ہی ہے" انتہی

دیکھیں: حاشیۃ الرملی علی اسنی المطالب (430/3).

اور نوازل البرزلی میں درج ہے:

"عزالدین سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ: جس شخص کے لیے رات کے علاوہ بیوی کے قریب جانا ممکن نہ ہو، اور اگر وہ رات کو مباشرت کرے اور بیوی نے صبح تک غسل مؤخر کر دیا حتی کہ سستی کی بنا پر وقت بھی نکل گیا تو کیا خاوند کے لیے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں چاہے اس سے نماز میں خلل بھی ہو؟

ان کا جواب تھا:

"خاوند کے لیے رات کے وقت مباشرت کرنی جائز ہے، اور وہ بیوی کو غسل کر کے فجر کی نماز ادا کرنے کا کہے گا، اگر تو وہ اس کی اطاعت کر لے تو وہ دونوں ہی سعادتمند ہونگے لیکن اگر بیوی مخالفت کرتی ہے اور غسل نہیں کرتی تو خاوند کے ذمہ جو واجب تھا اس نے ادا کر دیا" انتہی

دیکھیں: فتاوی البرزلی (202/1).

حاصل یہ ہوا کہ: آپ کے لیے اپنے خاوند سے ہم بستری کرنے سے رکنا جائز نہیں، پھر آپ کو چاہیے کہ اسے نماز کے لیے بیدار کریں، اور اگر وہ نماز میں کوتاہی کرتا ہے اور وقت پر ادا نہیں کرتا تو آپ پر کوئی گناہ نہیں.

واللہ اعلم.